(4)

Dr. Musarrat Jahan
Guest Faculty / Asst. Professor
Dept. of Urdu, V.M. College, Hajipur
B.U. Muzaffarpur.

B.A Part III (H), Paper - VI

Topic - Nazeer Ahmad ki Novel Nigari.

[نوٹ: پچھلے نوٹ کا بقیہ حصہ]

اور یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ سرشار کی تخلیق "مراۃ العروس" سے پہلے وجود میں آئی ہے۔ تحقیق سے یہ بات واضح ہوئی ہے کہ سرشار کو نذیر احمد پر تقدم کا مسئلہ غلط فہمی کی پیداوار ہے۔ حالانکہ یہ حقیقت ہے کہ فسانہ آزاد ۱۸۷۹ء میں لکھا گیا تھا جبکہ نذیر احمد کی تینوں کتابیں "مراۃ العروس"، "بنات النعش"، اور "توبۃ النصوح" پہلے وجود میں آ چکی تھیں۔

محمد اکرم رفیق اور بیوی کا بیان ہے۔

اب تک کی تحقیقات کے لحاظ سے اردو کے پہلے ناول نگار، نذیر احمد دہلوی قرار دیئے جاتے ہیں ...... مثلاً مطبع آباد کی کی تصنیف ولایتی کی آپ بیتی (صورۃ الخیال) مراۃ العروس اور بنات النعش کے مقابلہ کی چیز ہے۔ (دیباچہ صورۃ الخیال مختصر ایڈیشن)

بہر حال مجموعی طور پر اردو کے پہلے ناول نگار کی حیثیت سے نذیر احمد کے خلاف کئے گئے تمام دعوے دلائل کی روشنی میں باطل ٹھہرتے ہیں۔ اس لئے نذیر احمد کو اردو کا پہلا ناول نگار تسلیم کئے جاتے ہیں۔ اگرچہ نذیر احمد کے فن میں ناول نگاری

Scanned with CamScanner

میں اچھے نمونے کا فقدان ہے۔ صرف ناول کی مانوس واقعاتی فضا، حالات اور واقعات کی عقلی توجیہ اور قصے کی اپنے طبقے کی سے آشنائی کا جو نمونہ نذیر احمد کے یہاں ملتا ہے وہی بہت اہم چیز ہیں۔ جن کی بنیاد پر ان کو اردو کا پہلا ناول نگار کہنا درست ثابت ہوتا ہے۔ وہ اس فن کے ایسے سچے اور اچھے فنکار ہیں جن کی ڈالی ہوئی بنیاد پر اردو ناول کی شاندار عمارت قائم کی گئی ہے۔

اب میں یہ بھی بتا دینا ضروری سمجھتی ہوں کہ ناول کا آغاز کب ہوا اور اردو ادب میں کہاں سے آیا اور کیسے آیا۔

جب انسانی زندگی میں کوئی بڑا انقلاب آتا ہے تو اس سے پورا کا پورا سماج، اس کا ماحول، سوچنے سمجھنے کا نظریہ زندگی گزارنے کے طور طریقے پر اثر پڑتا ہے۔ ان تمام عوامل کا تعلق ہماری حقیقی زندگی سے ہے۔ ایسی صورت میں ہماری ترقی یافتہ زندگی میں بھی بدلاؤ آتا ہے۔ ایک ایسا ہی انقلاب ۱۸۵۷ء کے غدر کے بعد رونما ہوا جو سماجی تبدیلیوں کا مظہر ہے۔ یعنی ۱۸۵۷ء کے بعد وہ حالات پیدا ہو گئے تھے جو ناول کی پیدائش کے لئے ضروری سمجھے جاتے تھے۔ یورپ میں بھی ناول کا آغاز اس وقت ہوا جب زندگی کو دوسرے زاویے سے دیکھا جانے لگا تھا، انسان اور سماج کے درمیان توازن ختم ہو چکا تھا۔ قدیم سماجی اور تمدنی نمونے تیزی سے ختم ہو رہے تھے۔ پڑھنے والوں کی تعداد میں تیزی سے اضافہ ہو رہا تھا، پرانے جاگیردارانہ طبقات کے اثرات مٹ رہے تھے،

متوسط طبقہ سماجی اور سیاسی اعتبار حاصل کر رہا تھا
اور پورا معاشرہ جمہوریت کی حمایت میں اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ ذرا
غور سے دیکھا جائے تو ۱۸۵۷ء کے بعد ہندوستانی سماج کا منظر
اس سے مختلف نظر نہیں آئے گا۔ مختلف تعلیمی سرگرمیوں، مدرسوں
اور کالجوں کے قیام کی وجہ سے مختلف قسم کے پڑھنے والوں کی
تعداد کئی گنا بڑھ گئی تھی۔ اصلاح معاشرہ کا جذبہ پڑھے
لکھے لوگوں میں عام ہو گیا تھا۔ تعلیم کے فروغ اور اصلاح کے لئے ہی
نذیر احمد نے مراۃ العروس پیش کرکے اردو ادب کو اس نئی صنف
سے متعارف کرایا۔ صرف مراۃ العروس
ہی نہیں بلکہ ناول نگاری کی داغ بیل ڈالنے کے بعد یکے بعد
دیگرے کئی ناول لکھے اور سماج و معاشرت کے اصلاح اور پند و
نصیحت کے لئے ناول کو اظہار خیال کے لئے سب سے اچھا آلہ بنایا۔

انگریزی میں رچرڈسن اور ہنری فیلڈنگ ناول کے موجد
کہے جاتے ہیں۔ جنہوں نے ۱۷۴۰ء کے آس پاس اپنے ناول پیش
کرکے انگریزی ادب میں ایک نئی صنف کی پیدائش کا دھماکہ
کیا تھا۔ اس کے تقریباً ایک صدی کے بعد ۱۸۶۹ء میں نذیر احمد
نے "مراۃ العروس" پیش کرکے اردو ادب کو اس نئی صنف سے
متعارف کرایا اسی لئے ہمارے یہاں نذیر احمد کی کہانیوں کو
ناول کا اولین نمونہ کہا جاتا ہے اور نذیر احمد کے سر پر ناول کی
ایجاد کا تاج رکھا جاتا ہے۔

Continued

Scanned with CamScanner